REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ
خطبہ نمبر ۱۵

جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۴ ہجرت ۱۳۳۹ ہش ‖ ۴ مئی ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۱۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ بعد دوپہر اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔

احباب جماعت نہائت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

"مسئلہ کشمیر کے خاطر خواہ حل میں تاخیر برصغیر کیلئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے"

حکومت پاکستان کے بنیادی مقاصد کی وضاحت — لنڈن میں پاکستانی باشندوں سے صدر ایوب کا خطاب

لنڈن ۳ مئی۔ صدر ایوب خان نے کل برطانیہ میں مقیم چھ ہزار پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان اور ہندوستان میں اچھے ہمسایوں کے سے تعلقات کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے کہا پاکستان اسی صورت میں ترقی کر سکتا ہے کہ اسے امن نصیب ہو۔ صدر نے کہا کہ ہندوستان اور افغانستان سے ہمارے تعلقات خوشگوار نہیں — صدر ایوب نے کہا ہم نے ہندوستان اور افغانستان دونوں سے بہتر تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی۔ ہماری خواہش تھی کہ ان سے آبرومندانہ سمجھوتہ ہو جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا سمجھوتہ ہمارے علاوہ ہندوستان اور افغانستان کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔

صدر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ہندوستان سے ہمارے تعلقات بعض خاص پہلوؤں سے خاصے اچھے ہو گئے ہیں لیکن سب سے بڑا مسئلہ کشمیر حل ہونا باقی ہے۔ اس سلسلہ میں ہندوستان کے راہنما آگے بڑھنے اور اس مسئلہ کو حقیقت پسندانہ انداز میں زیر بحث لانے میں متامل نظر آتے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات بہتر بنانے کے لئے مسئلہ کشمیر کا حل ایک بنیادی شرط ہے۔ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا دونوں ملک کبھی امن سے نہیں رہ سکیں گے۔ صدر ایوب نے کہا۔ یہ مسئلہ دو ہمسایہ ملکوں کے تعلقات کو مسموم کر رہا ہے۔ اس تنازعہ کا وجود ہمیشہ خطرناک اور برصغیر کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔

صدر نے اشارۃً بتایا کہ شمالی جانب سے اشتراکی چین برصغیر کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے آپ نے کہا کہ حصول امن کے لئے مسئلہ کشمیر کا حل ضروری ہے اور اگر برصغیر ہند و پاکستان میں امن نہ رہا تو اسے اشتراکیت کے خطرہ کا سامنا کرنا پڑے گا جو بہت بڑی مصیبت ثابت ہوگا۔ — افغانستان کے بارے میں صدر ایوب نے کہا افغانستان سے تعلقات کا مسئلہ اتنا سیدھا سادہ ہے کہ آپ پوچھیں گے کہ یہ مسئلہ موجود ہی کیوں ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ افغان حکمران ہمارے ساتھ بہتر تعلقات استوار کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے۔ اور وہ بلاوجہ نام نہاد پختونستان کی حمایت کر کے حالات خراب کر رہے ہیں۔

صدر ایوب نے اپنی ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر میں پاکستان کی گزشتہ صورت حال موجودہ وسائل اور اس کے مستقبل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ نئی حکومت کے مقاصد یہ ہیں۔ (۱) عوام کو متحد کرنا۔ (۲) مغربی پاکستان کی اراضی کو سیم و تھور سے محفوظ کرنا۔ (۳) آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روکنا (۴) ملک کو تعلیم اور سائنس کے میدان میں ترقی دینا تاکہ عوام کا مستقبل درخشاں ہو سکے۔

"پاکستان اور ایران کی دوستی آج کی دنیا میں بے مثال ہے"

تہران ٹیلی ویژن پر پاکستان کے وزیر خارجہ کا فارسی میں انٹرویو

تہران ۳ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل ایرانی ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ آج دنیا میں کوئی دو ملک بھی آپس میں اتنے قریب نہیں۔ جتنے پاکستان اور ایران ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ مسٹر منظور قادر نے یہ سارا نشری انٹرویو فارسی زبان میں دیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان محبت اور دوستی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ پاکستان کا قومی ترانہ فارسی زبان میں ہے۔ اس سارے ترانے میں صرف ایک لفظ اردو کا ہے۔ باقی سب فارسی ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ان دونوں ملکوں کی دوستی محض حکومتوں تک محدود نہیں بلکہ یہ دوستی دونوں قوموں کے درمیان ہے۔

ملکۂ انگلستان کو پاکستان آنے کی دعوت

لنڈن ۳ مئی۔ اخبار "ٹائمز" نے لکھا ہے کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی جانب سے ملکہ الزبتھ اور ان کے شوہر ڈیوک آف اڈنبرا کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ جو انہوں نے قبول کر لی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اس دورے کی ابھی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان کا یہ دورہ ہندوستان کے دورے کے ساتھ رکھا جائے گا۔

— سکرمنٹو (کیلی فورنیا) ۳ مئی۔ کل چیس مین کو سین کوئنٹن کی جیل میں موت کی نیند سلا دیا گیا۔ چیس مین کو زہریلی گیس سنگھا کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یاد رہے اس پر ۱۹۴۸ء میں اغوا، رہزنی اور آبرو ریزی کے سترہ الزامات کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اسلام دُنیا کیلئے ایک سُورج کی حیثیت رکھتا ہے اور تحریک جدید اُسکے نور کو دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا رہی ہے

جو شخص اسلام کا سورج چڑھانے میں حصّہ نہیں لیتا وہ دُنیا کو ہمیشہ کیلئے تاریکی میں مبتلا رکھنا چاہتا ہے

تحریک جدید کی اہمیّت اور اُسکی افادی حیثیّت کے متعلق

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور ارشادات

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

وکالتِ مال تحریک جدید یکم تا ۸ مئی ہفتۂ تحریک جدید منا رہی ہے۔ اس موقعہ پر حضور کے بعض غیر مطبوعہ ارشادات افادۂ احباب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ ارشادات حضور کی اس تقریر کا ایک حصہ ہیں جو حضور نے ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۵۳ء کو جلسہ سالانہ میں فرمائی تھی۔ اور جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ یہ تقریر صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اب میں اس ضروری امر کو لیتا ہوں کہ

تحریک جدید

ایک اہم ترین دور میں سے گذر رہی ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسے اچھی طرح ذہن نشین کرے اور اپنے آپ کو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے تیار کرے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دور اوّل کے بدلنے کے ساتھ جو ایک قسم کا تغیر ہوا ہے اس کی وجہ سے جیسے گاڑی کا کانٹا بدلتا ہے تو انسان کو دھکا لگتا ہے۔ اسی طرح اس تغیر کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس دفعہ چالیس فی صدی وعدے کم آئے ہیں۔ چالیس فی صدی جب زیادہ آتے تھے۔ تب بھی خرچ پورا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن چالیس فی صدی کم آنے کے تو یہ معنے ہیں کہ سب مشن بند کر دئے جائیں اور مشنریوں کو خالی بٹھا رکھا جائے۔ یہ نتیجہ محض اس بات کا ہے کہ باوجود میرے کہنے کے۔ کہ یہ تحریک صرف چند سالوں کے لئے نہیں۔ لوگ اسے وقتی تحریک سمجھتے رہے

میرا تجربہ ہے

کہ باوجود اسکے کہ لوگوں کو سمجھاتے چلے جاؤ کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن قادیان میں کہہ رہا تھا کہ دیکھو تم نے قادیان سے نکلنا ہے تو سارے ہنس کے کہتے تھے ہمیں یونہی جوش دلا رہے ہیں۔ مگر قادیان سے پھر نکل آئے۔ پھر میں نے کہنا شروع کیا دیکھو ابھی تم نے یہاں زیادہ دیر رہنا ہے۔ لیکن ہمارے آدمی لوگوں کو کہتے پھرتے کہ میاں کیا مکان بنانا ہے اب تو ہم قادیان جانے والے ہیں۔ یہاں بیچارے ایک دوست تھے جو فوت ہو گئے۔ وہ جب کوئی مکان بنوانے لگتا تو اسے جا کے کہتے کیا کر رہے ہو۔ مارچ میں تو ہم نے وہاں جانا ہے اب کے گندم وہاں کاٹنی ہے۔ اس عرصہ میں وہ آپ فوت ہو گئے اور سات سال کے بعد یہیں دفن ہوئے۔ تو وقت پر سمجھاتے رہو دلوں پر کچھ ایسی گرہ پڑ جاتی ہے کہ سمجھنے میں ہی نہیں آتے۔ میں جماعت کے لوگوں کو بار بار کہتا رہا کہ تمہیں اسلام کے لئے دائمی طور پر قربانیاں کرنی پڑیں گی مگر اس کو سنتے ہوئے بھی لوگ سمجھتے تھے کہ یہ تو ہوا مذاق

حقیقت یہی ہے

کہ یہ صرف چند سالوں کی بات ہے اور اب جبکہ میں نے کھول کر بتا دیا کہ یہ تحریک ہمیشہ کے لئے ہے تو بس خاموش کھڑے ہیں وعدہ اُنکے مونہہ سے نہیں نکلتا۔ لیکن سوچ لو اس کا نتیجہ کیا خطرناک ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو ہمیں اپنے سارے مشن بند کرنے پڑیں گے اور کہنا پڑے گا کہ جماعت چندہ نہیں دیتی مگر کیا ایسی صورت میں ہم دنیا کو اپنا مونہہ دکھانے کے قابل رہیں گے پس

اس غفلت کو دور کرو

اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس کام کو بڑھاتے چلے جائیں اور اتنا بڑھائیں کہ دُنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پہنچ جائے۔ یہ چیز ہے جو ہم کو ساری دُنیا پر ممتاز کرتی ہے۔ "الفتح" اخبار مصر کا ایک شدید مخالف اخبار ہے پچیس تیس سال سے وہ ہماری مخالفت کرتا آتا ہے۔ لیکن تبلیغ کے سلسلہ میں اسے لکھنا پڑا کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہماری شرم سے گردنیں جھک جاتی ہیں۔ ہمارا روپیہ ان سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ ہمارے آدمی ان سے سینکڑوں گنے زیادہ ہیں۔ ہماری طاقت ان سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ لیکن تبلیغ اسلام کے لئے غیر ملکوں میں جا کر جو یہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ہمارے پاس صفر ہے۔ حالانکہ وہ شدید دشمن ہے لیکن کہتا ہے اس بات میں ہم کو ماننا پڑتا ہے سچائی کا ہم کس طرح انکار کر دیں۔ تو

یہ ایک ایسی چیز ہے

جس میں خدا تعالےٰ نے تم کو ایسا مخر دیا ہے کہ سوائے اسکے کہ کوئی ڈھیٹھ بن کے انکار کر دے اسکے لئے اور کوئی صورت ہی نہیں ہے جیسا کہ روپیہ کسی کے ہاتھ پر رکھ دو تو وہ کہتا جائے کہ کچھ بھی نہیں ہے یا چھوٹے بچے بعض دفعہ کھیلتے ہیں تو یونہی ماں یا باپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں کہ میں نے روپیہ دیا ہے مجھے بند کر دو۔ وہی بات ہے اگر کوئی شخص ہماری تبلیغ دیکھ کر بھی کہتا ہے کہ کوئی تبلیغ نہیں تو ساری دنیا اس پر ہنستی ہے کہ احمق آدمی ہے۔ تبلیغ ہو رہی ہے۔ لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ یہ کس طرح کہتا ہے کہ تبلیغ نہیں ہو رہی غرض

ایک ہی چیز ہے

جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اگر اس خوبی کو جس کا کوئی بھی دنیا میں انکار نہیں کر سکتا۔ جس کو دشمن بھی مانتا ہے تم تلف کر دیتے ہو تو پھر مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اور کونسی دلیل ہے جس سے میں تمہیں سمجھا سکوں۔ مسیحیت کو تم بُرا کہتے ہو۔ کہتے ہو یہ دجال ہیں لیکن مسیحیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال پہلے کی آئی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو تیرہ سو پچیس سال کے قریباً گذر گئے اور مسیح کے زمانہ کو ۱۹۵۳ سال گذر رہے ہیں لیکن باوجود سوا چھ سو سال اوپر رہ گئے

اُن کی یہ حالت ہے

کہ آج بھی ساری دنیا میں عیسائی مبلغ پھر رہا ہے اور مسلمانوں کو تبلیغ چھوڑے ہوئے بارہ سو سال گذر چکے ہیں۔ بس پہلی صدی کے بعد مسلمانوں نے کہا بہت ہو گیا اب ہمیں فرصت مگر خیر اُن کی تو کچھ بات بھی تھی۔ وہ چند کروڑ ہو گئے تھے۔ مگر تم تو نہ تین میں ہو نہ تیرہ میں۔ ابھی پینٹ ہوتے ہی نہیں تم کس طرح تھکے بیٹھے جا رہے ہو۔ اگر تمہاری تعداد بھی کروڑوں کروڑ پہنچی ہوتی۔ اگر تم بھی دنیا میں کوئی غلبہ حاصل کر چکے ہوتے۔ اگر تم کو دنیا میں تجارتیں مل جاتیں تم کو حکومتیں مل جاتیں۔ اور پھر تم سست ہو جاتے تو سمجھ میں آ سکتی تھی کہ تو تھک گئے بیوقوفی سے انہوں نے سمجھ لیا کہ ہم نے بڑی ترقی کر لی ہے۔ لیکن تم نے تو

ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا

ایک آدمی جس نے روٹی کھائی ہو۔ پیٹ بھرا ہوا ہو وہ اگر کہہ دے کہ شام کا کھانا نہیں کھاؤں گے پیٹ بھرا ہوا ہے تو اس کو بھی ہم بیوقوف ہی سمجھیں گے اور کہیں گے کہ شام کو پتہ لگے گا۔ لیکن ایک آدمی جو فاقے بیٹھا ہے وہ اگر کہے ہم نہیں پکاتے پیٹ

بھرا ہوا ہے۔ اس کو سوائے پاگل کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ تو تمہارے سامنے تو ایک کام پڑا ہوا ہے۔ کہ جس میں سے کوئی حصہ تم نے کیا ہی نہیں تم خدا کے سامنے بھی جواب دہ ہو۔ تم انسانوں کے سامنے بھی جواب دہ ہو۔ تم اپنے نفس کے سامنے بھی جواب دہ ہو تم اپنی اولادوں کے سامنے بھی جواب دہ ہو۔ تمہاری آنے والی اولادیں کہیں گی۔ کہ میرا باپ کتنا بے وقوف تھا کہ اس نے میرے لئے کانٹے بوئے۔ کتنا قریب کا زمانہ اس کو ملا۔ اسے وہ دلائل اسلام کی تائید میں ملے۔ جن کو مسیح موعود نے پیش کیا تھا۔ وہ دلائل جو قرآن کریم کی نئی تفسیروں سے اس کے سامنے آ گئے تھے۔ وہ ذرائع ملے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے آگے آ رہے تھے لیکن پھر بھی اس بیوقوف نے اس وقت قربانی نہ کی اور آج . . . . . ہمارے لئے یہ اور تباہی اور ذلت کا موجب بنا ہوا ہے پس تمہارا فرض ہے تمہاری اولادوں کے لئے، تمہارا فرض ہے خدا کے سامنے، تمہارا فرض ہے اپنے نفس کے سامنے، تمہارا فرض ہے اپنی قوم کے سامنے، تمہارا فرض ہے اسلام کے سامنے۔ تمہارا فرض ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ تم اپنی اس ذمہ واری کو ادا کرو۔ اور اسلام کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤ۔

پس اس کام میں کسی قسم کی کوئی سستی اور ایس بیس کا سوال نہیں۔ زیادہ سے زیادہ تم یہ کہہ لوگے۔ کہ یہ ہمارا پیر بنا بیٹھا ہے۔ مگر اس کو نہیں پتہ لگا کہ یہ تحریک الٰہی ہے۔ تم بے شک کہہ لو۔ کیونکہ ہر طرح سے میں تو اس کی حکمت سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے اگر اس وقت پتہ لگ جاتا۔ تو تم سے اتنی دور نہیں چلنا تھا۔ یہ تو خدا نے جیسا جانور کو گھاس دکھا دکھا کر آگے لے جاتے ہیں۔ اسی طرح کیا ہے۔ کہ گھاس دکھایا تھوڑا سا چلایا۔ پھر گھاس دکھایا۔ پھر آگے چلایا پھر گھاس دکھایا پھر آگے چلایا۔ لیکن

ایک وقت آ گیا

کہ اس نے کہا چھوڑو اس مخول کو سیدھی طرح ظاہر کرو کہ تمہیں قیامت تک یہ کام کرنا پڑے گا۔ دیکھو اسلام باوجود اپنے سارے دلائل کے اس وقت دنیا کی آبادی کا زیادہ سے زیادہ ¼ حصہ ہے اور عیسائیت اپنی ساری نامعقولیوں کے

تعداد کے لحاظ سے

دنیا کے ¼ حصہ سے زیادہ ہے اور طاقت کے لحاظ سے تو ساری طاقت اس کے پاس ہے۔ نوے فیصدی طاقت اس کے پاس ہے دس فیصدی لوگوں کے پاس ہے۔ یہ نتیجہ اس کے تبلیغ کرنے کا۔ انہوں نے باطل کی تائید کی اور اس کو غالب کر دیا۔ مسلمانوں نے سچ کی تائید نہ کی۔ اور سچ مغلوب ہو گیا۔

خدا نے یہ قانون بنایا ہے

کہ جو شخص کسی مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرے گا، وہ جیتے گا۔ جو نہیں کرے گا وہ مغلوب ہو جائے گا اور جو عیسائیت کا لوگوں کے دماغ پر اثر ہے، اس کو اگر دیکھیں تو وہ سو فیصدی ہے۔ یعنی اب جو مسلمان کہلانے والے ہیں۔ اگر تم ان سے باتیں کرو۔ تو ان کے خیالات کا فلسفہ۔ ان کی آراء ان کے فیصلے سارے عیسائیت کے ماتحت ہیں۔ اسلام والی کونسی بات ہے، صرف یہ کہہ دیں گے "اسلام زندہ باد" اور اس کے بعد ساری؟

عیسائیت کی باتیں شروع کریں گے

اسلام زندہ باد۔ اسلام میں ڈیموکریسی ہے۔ حالانکہ ڈیموکریسی تو ہے ہی امریکہ اور انگلستان کا لفظ۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو سنا بھی نہیں تھا۔ ڈیموکریسی کہاں سے آ گئی۔ تم یہ کہو کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے اس کو اصل شکل میں پیش کرو، پھر آپ دنیا فیصلہ کرے گی۔ کہ یہ تعلیم ڈیموکریسی سے کتنی ملتی ہے، اور کتنی نہیں ملتی۔ یا کہہ دیں گے۔ اسلام میں روٹی کپڑے کا انتظام مسلمانوں نے کیا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں کمیونزم ہے غرض وہ نام جس کو سو سال پہلے بھی ہمارا باپ نہیں جانتا تھا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیں گے حالانکہ

کہنا یہ چاہیئے

کہ اسلام روٹی کپڑے کا انتظام کرتا ہے پھر آپ ہی آپ لوگ فیصلہ کر لیں گے۔ کہ کمیونزم سے اس کا کتنا جوڑ ہے۔ اور کتنا نہیں۔ لیکن دماغ پر چونکہ عیسائیت کے خیالات غالب ہیں۔ اس لئے نقل کرنی جانتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں۔ اگر ہم کہیں گے کہ اسلام کمیونزم ہے، تو بہت سے لوگ کہیں گے واہ واہ، بڑی اچھی بات ہے، حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اسلام کمیونزم نہیں۔ لیکن ہم کو بیوقوف بنانے کے لئے کمیونسٹ بھی کہتے ہیں۔ ہاں ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے اسلام کمیونزم ہے، اور جب کوئی کہہ دیتا ہے کہ اسلام ڈیموکریسی ہے۔ تو وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اسلام وہ ڈیموکریسی نہیں سکھاتا جو یورپ سکھاتا ہے۔ لیکن وہ ہم کو الو بنانے کے لئے کہتے ہیں ہاں بالکل ٹھیک ہے۔

قرآن کریم میں ڈیموکریسی ہے

تاکہ مسلمان ان کی تائید کرتے رہیں۔ غرض آدھے ایک عقیدہ کے غلام بنے ہوئے ہیں، اور آدھے دوسرے کے۔ ہمارا دماغ ان کے ماتحت ہے۔ ہمارے افکار ان کے ماتحت ہیں۔ ہمارے ذہن ان کے ماتحت ہیں۔ اور سو فیصدی ہم ان کے ماتحت ہیں مذہب کے لحاظ سے حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کے ایک نبی ہیں۔ اور ہم ان کی عزت کرتے ہیں مگر سچا ہونا اور چیز ہے۔ اور کسی کو اپنا لیڈر تسلیم کرنا اور بات ہے۔

ہمارے لیڈر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مانتے ہیں کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ کہہ دو کہ عیسیٰ مر گیا ہے تو دوسرے کے منہ میں جھاگ آنی شروع ہو جاتی ہے یہ کیوں ہے یہ محض عیسائیت کے اثر کی وجہ سے ہے

عیسائی کہتے ہیں

مسلمان ایسے رواداری ہیں کہ عیسیٰؑ جو ان کا نبی نہیں تھا۔ اس کو بھی وہ زندہ مانتے ہیں۔ اور ہم نے کہا سبحان اللہ اب تو عیسائی بھی ہماری تعریف کر رہے ہیں اس لئے جتنا ہم اس کو آسمان پر چڑھائیں گے۔ اتنا ہی عیسائی ہم پر خوش ہو جائیں گے۔ غرض تم کو ان سب کا مقابلہ کرنے کے لئے اور پھر دوسری رَو جو کمیونزم کی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑے گا۔ مسیحیت تم کو

اخلاق اور تعلیم کے نام پر

دھوکہ دیتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کرسچین سویلزیشن اور مسلمان بھی اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ کرسچین سویلزیشن حالانکہ کوئی کرسچین سویلزیشن دنیا میں نہیں ہے اگر کوئی سویلزیشن ہے تو محض اسلام کی سویلزیشن ہے مگر مسلمان

اسلامک سویلزیشن

کی موجودگی میں بولے گا تو کہے گا کرسچین سویلزیشن کیونکہ یورپ کے لوگوں سے اس نے یہ لفظ سیکھا ہوا ہے۔ عیسائیت کے ساتھ اخلاق کا کوئی تعلق نہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی تعلیم کہلا سکتی ہے کہ تیرے ایک گال پر اگر کوئی شخص تھپڑ مارے تو تو دوسرا اس کی طرف پھیر دے۔ یہ بد اخلاقی اور بزدلی ہے یا بے غیرتی کی تعلیم ہے۔

اخلاقی تعلیم

وہ ہے جو قرآن سکھاتا ہے کہ اگر مار کھانے میں فائدہ ہو تو مار کھا۔ اور اگر مارنے میں فائدہ ہو تو مار۔ بہر حال جس سے دنیا کو فائدہ پہنچتا ہو جس سے لوگوں میں امن قائم ہوتا ہو جس سے دوسرے لوگوں کی اصلاح ہوتی ہو وہ کام کر۔ نہ مار کھانا اچھا ہے اور نہ مارنا اچھا ہے۔ دونوں برے ہیں۔ ہاں وہ چیز اچھی ہے۔ جو اپنے موقعہ پر کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک لطیفہ

سنایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ کہیں شیر اور بھیڑیا میں بحث ہو گئی کہ سردی کا پوہ ہوتی ہے یا ماگھ میں۔ خوب لڑے، شیر کہے پوہ میں ہوتی ہے بھیڑیا کہے ماگھ میں ہوتی ہے۔ آخر بڑی دیر بحث کرنے کے بعد انہوں نے کہا گیدڑ کو بلاؤ اور اس سے فیصلہ چاہو۔ گیدڑ بیچارہ آیا۔ اس کے لئے وہ بھی مار کھنڈ تھا اور یہ بھی مار کھنڈ۔ اس کی بات کہے تو وہ مارے۔ اس کی بات کہے تو یہ مار لے۔ آخر کہنے لگا ٹھہر جاؤ ذرا سوچ لوں۔ سوچ سوچ کر کہنے لگا سے

سنو سنگھ سردار بگھیاڑ راجی

نہ پالا پوہ نہ پالا ماگھ پالا واجی

یعنی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے تو سردی ہو جاتی ہے۔ ورنہ سردی نہ پوہ میں ہے نہ ماگھ میں۔ ربوہ میں تو یہی ہوتا ہے کہ ہوا چلتی ہے تو ہم ٹھٹھرنے لگ جاتے ہیں اور ہوا اب ہوتی ہے تو رات کے وقت دروازے کھول دیتے ہیں تو اصل چیز یہی ہے کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کے منہ پر جب تک تھپڑ نہ ماریں اس کی اصلاح نہیں ہوتی اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ مارنا اس کے مضر ہو جاتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ قصہ سنایا ہے

بچپن میں

میرے پاس ایک کشتی تھی اس کو لڑکے چھیڑا کرتے تھے۔ لے جاتے تھے اور پھر اس پر کود تے تھے اپنی طرف سے گویا کھیلتے تھے مگر درحقیقت توڑتے تھے آٹھ ادھر ہو ...

آٹھ اُدھر بیٹھ گئے اور پانی میں غوطے دیا میں جاؤں تو ہر روز دیکھوں کہ کشتی خراب ہوگئی ہے۔ میرے جو دوست سکول میں پڑھتے تھے میں نے اُن سے کہا کہ یہ کیا ہوتا ہے انہوں نے کہا آپ کو پتہ نہیں اسے تو دوپہر کے وقت لڑکے لے جاتے ہیں اور اُسے خوب خراب کرتے ہیں۔ میں نے کہا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ تم اب مجھے بتانا انہوں نے کہا اچھا دوسرے تیسرے دن عصر کے قریب بھاگا بھاگا ایک لڑکا آیا۔ کہنے لگا چلو اب وہ کشتی لے گئے ہیں میں گیا تو

کیا دیکھتا ہوں

کہ وہ کشتی ڈھاب میں لے گئے ہیں۔ دس دس لڑکے اس پر سوار ہیں اور کچھ بیچ میں لٹکے ہوئے ہیں اور اس پر چھلانگیں لگاتے ہیں۔ کوئی مٹی ڈالتا ہے کوئی پانی پھینکتا ہے۔ غرض ایک کھیل مچائی ہوتی ہے۔ جیسے فٹ بال ہوتا ہے۔ مجھے سخت غصہ آیا۔ میں نے اُن کو آواز دی کہ ادھر آؤ چونکہ ان میں سے کوئی قصائی تھا کوئی نائی اور گاؤں میں ہماری حکومت تھی وہ مجھ سے ڈر کر بھاگ گئے۔ حالانکہ وہ میرے قابو میں نہیں آ سکتے تھے۔ وہ مجھ سے دوسری طرف تھے۔ لیکن میری

اس آواز کا رعب ایسا پڑا

کہ وہ بیچارے چپکے سے کشتی لے آئے اور کچھ بھاگ گئے جوں جوں وہ آتے چلے جاتیں انہیں ڈر آتا جاتے کہ اب ہمیں مار پڑے گی۔ آخر کود پڑے اور تیر کر نکل گئے صرف ایک لڑکا رہ گیا اور وہی لیڈر تھا اُن کا۔ وہ جس وقت کنارے پر کشتی لایا تو میں غصے میں اس کی طرف گیا۔ وہ زیادہ مضبوط تھا۔ اور مجھے غرور تھا اپنے مالک ہونے کا میں نے زور سے اُس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا اس پر اس نے اپنا مونہہ بچانے کے لئے ہاتھ آگے رکھ دیا۔ جب اس نے ہاتھ کیا تو مجھے اور غصہ چڑھا اور میں اسے مارنے کے لئے ہاتھ پیچھے لے گیا جب میں تھوڑی دور تک لے گیا تو اس نے ہاتھ نیچے کر لیا اور کہنے لگا کہ مار تو۔ بس اس کا یہ فقرہ کہنا تھا کہ وہیں میرا ہاتھ رک گیا اور

اس وقت یہ حالت ہوئی

شرم کے مارے مجھ سے واپس ہٹایا ہو

جاتا تھا تو کوئی وقت مارنے کا ہوتا ہے اور کوئی معاف کرنے کا ہوتا ہے۔ کسی وقت انسان مار کے اصلاح کرتا ہے اور کسی وقت معاف کر کے اصلاح کرتا ہے۔ یہ بیوقوفی کی بات ہوتی ہے کہ ایک ہی چیز کو انسان لے اور کہے کہ اسی طرح کرنا ہے۔ اسلام نے ہم کو درمیانی تعلیم دی ہے تو سویلیزیشن تو ہے ہی اسلام میں سویلیزیشن اور کسی مذہب میں ہے کہاں کہ اس کا نام ہم کرسچن سویلیزیشن رکھیں سوائے اسلام کے کوئی سویلیزیشن نہیں۔ مگر چونکہ عیسائیت غالب ہے۔ اس لئے ہم اسکے پیچھے ناچتے ہیں۔ پس تم کو ان چیزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے اور اسلامی تہذیب کو دنیا میں پھیلانا ہے دنیا کے پاس جو کچھ ہے۔ بیشک وہ بعض جگہ پر امن بھی ہے لیکن اس امن کے ہوتے ہوئے بھی وہ دنیا اندھیرے میں ہے جب تک

اسلام کا نور

ان لوگوں تک نہیں پہنچے گا۔ اس وقت تک دنیا کا اندھیرا دور نہیں ہو سکتا۔

سورج صرف اسلام ہے جو شخص اس سورج کے چڑھنے میں مدد نہیں کرتا وہ دنیا کو ہمیشہ کے لئے تاریکی میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور ایسا انسان کبھی دنیا کا خیر خواہ یا اپنی نسل کا خیر خواہ نہیں کہلا سکتا

اس وقت تک تحریک کے ذریعہ سے جو تبلیغ ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں تین چالیس ہزار آدمی عیسائیوں سے مسلمان ہو چکا ہے۔ اور یہ طاقت روز بروز بڑھ رہی ہے اور اسے مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے بلکہ ہر مسلمان خواہ وہ احمدی نہ ہو اس کا بھی فرض ہے کہ اس کام میں مدد دے۔ اب چھوٹا کام ہونے کی وجہ سے مرکزی خرچ تبلیغ سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ اگر کام پھیل جائے تو یہ نسبت کم ہو جائے گی۔ پس اوّل تو

یہ ضرورت ہے

کہ ہر مبلغ کو اِدھر اُدھر چلنے اور لیکچر دینے کے لئے اور ہال لینے کے لئے اور لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے زیادہ امدادیں وہاں سے پہنچیں دوسرے یہ ضرورت ہے کہ باہر کے

ملکوں سے مزید طالب علم یہاں بلوائے جائیں اور مرکز میں تیار کئے جائیں۔ تیسرے یہ کہ ضروری لٹریچر وسیع پیمانہ پر تیار کیا جائے اور جماعت اسے خود پڑھے اور مستحق لوگوں میں تقسیم کرے۔ چوتھے یہ کہ چندہ کو مضبوط کیا جائے اور کسی دَور کے اختتام کو اختتام نہ سمجھا جائے بلکہ یوں سمجھا جائے کہ ہم نے ایک چورن کھایا ہے تاکہ ہمارا ہاضمہ دین کے ہضم کرنے کے لئے زیادہ مضبوط ہو جائے اور یہ دور ہم کو اس لئے ملا تھا تاکہ ہم آئندہ قربانیاں زیادہ شوق سے کر سکیں اب اس

چندے کو لازمی کر دیا گیا ہے

اب ہر مرد اور ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ لیکن ہماری پانچ روپے کی شرط موجود ہے جو پانچ روپے تک اکٹھا نہیں دے سکتا وہ دو مل کے پانچ دے دیں تین مل کے پانچ دے دیں۔ چار مل کے پانچ دے دیں۔ پانچ مل کے پانچ دے دیں۔ سارا خاندان مل کے پانچ دے دے۔ لیکن حساب کی سہولت کے لئے وہ قائم ہے کہ کم سے پانچ کی رقم ہو۔ چاہے وہ کئی آدمی مل کر دیں۔

میں جیسا کہ بتا چکا ہوں اس وقت تک کے وعدے گذشتہ سالوں سے چالیس فی صدی کم ہیں اور یہ خطرناک بات ہے۔ خرچ اس وقت پچیس فی صدی زیادہ ہو چکا ہے اور اور بڑھتا چلا جائے گا

اس کا علاج یہی ہو سکتا ہے

کہ (۱) ہر احمدی مرد اور عورت اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے اور $\frac{1}{4}$ سے ایک ماہ کی پوری آمد تک حسب حال چندہ دے۔ یعنی کم سے کم چندہ ہر شخص کوشش کرے کہ اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{4}$ ایک دفعہ دے دے۔ یعنی اڑتالیسواں حصہ سال کی آمدن کا یا دو فی صدی سمجھ لو اور آٹھ فی صدی تک جو زیادہ توفیق رکھتے ہیں۔ مثلاً تنخواہ زیادہ ہے شادی نہیں ہوئی یا بیوی ہے بچے نہیں یا بچے ہیں لیکن خرچ ایسے مقام پر ہے۔ جہاں خرچ کم ہوتا ہے یا تنخواہ اتنی زیادہ ہے کہ ان کے باوجود روپیہ بچ رہتا ہے تو ایسا آدمی کوشش کرے کہ مہینہ کی ایک تنخواہ کے برابر دے دے۔ لیکن چونکہ پہلے بعض لوگ اس سے بھی زیادہ دیتے رہے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ وہ فی الحال دس فی صدی کم کرنا شروع کر دیں جو لوگ ایسے ہیں وہ میرے خیال میں

دس پندرہ فیصدی

سے زیادہ نہیں ہوں گے وہ اس سال مثلاً دس فی صدی کم کر دیں لیکن دوسرے آدمی جو اپنا چندہ بڑھائیں گے تو اس سے یہ کمی انشاء اللہ پوری ہو جائے گی اور دو تین سال میں چندہ Adjust ہو جائے گا۔ (۲) دوسرے باہر کے مبلغ بیرونی مشنوں کو خود اپنا بوجھ اٹھانے کے قابل بنائیں۔ تیسرے مرکز مرکزی خرچ کو بیرونی خرچ کے مقابل پر کم کرنے کی کوشش کرے۔ اور ہر ۱۹ سال کے بعد اس انیس سال میں حصہ لینے والوں کی فہرست شائع کی جائے۔ جو ہر جماعت کے پاس جائے۔ ہر چندہ دینے والے کے پاس جائے اور جماعت کی ہر لائبریری میں رکھی جائے۔ تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے وہ نشان رہے کہ ہمارے دادا نے اتنے سال دین کی خدمت کے لئے اپنی آمد میں سے اتنا حصہ دیا تھا۔ جیسے

لوگ یہ یاد رکھتے ہیں

کہ ہمارا پڑدادا فلاں جگہ لڑا۔ فلاں لڑائی میں گیا۔ اسی طرح یہ جو دینی لڑائی ہے اس کا ان کے پاس ریکارڈ رہے گا۔ کتابیں نکال نکال کے دوسروں کو دکھائیں گے کہ ہمارے باپ دادا نے یہ خدمتیں کی ہیں پھر اس طرح جو نئے آنے والے احمدی ہونگے ان میں بھی جوش پیدا ہوگا کہ ہم بھی اس ریکارڈ میں اپنا نام لکھوائیں۔ مرحومین کے متعلق ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جو کوئی ایک دو سال چندہ دے کے فوت ہو گیا ہو اگر وہ اپنی زندگی میں باقاعدہ چندہ دیتا رہا ہے تو اس کے انیس سال مکمل سمجھے جائیں گے اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ بعض لوگ اپنا چندہ دس فی صدی کم کر سکتے ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دوسرے لوگ اپنا چندہ بڑھائیں اور اسے ایک مہینہ کی آمد تک لے آئیں اسی طرح وہ لوگ جو اب تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے

چندہ دینے والوں کی لسٹ

صدر انجمن کے لحاظ سے کوئی ۳۵ ہزار ہے۔ لیکن تحریک جدید میں حصہ لینے والے صرف نو یا دس ہزار ہیں گویا ابھی اس سے اڑھائی گنے اور آدمی موجود

ہیں جو اس چندے میں شامل نہیں۔ اگر یہ سارے کے سارے شامل ہو جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ جو بعض پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ وہ اگر ہم کم کریں گے تو اس کے نتیجہ میں کمی نہیں آئے گی بلکہ پھر بھی چندہ میں زیادتی ہوتی چلی جائے گی۔ اب آپ لوگوں میں سے ہر شخص کو

یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے

کہ چاہے دو دو مل کر۔ تین تین مل کر کم سے کم رقم جو چندہ تحریک جدید کی ہے۔ اس کا دینا اپنے اوپر واجب کر لیں اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کے تمام افراد شامل نہ ہو جائیں مثلاً بچوں کی طرف سے بھی بے شک پیسہ پیسہ دو دو پیسہ ہر بچے کا نام لکھاؤ ہر بیوی کا نام لکھاؤ۔ اور پھر جو مل کے ٹوٹل ہو جائے۔ اگر پانچ نہیں بنتا تو پھر کسی اور خاندان کو ساتھ شامل کر لو اور ان کو ملا کے پانچ کر لو یا پانچ سے زیادہ کر لو۔ اسی طرح جو غیر ملکی جماعتیں ہیں ان کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر اپنے بوجھ اٹھانے کے لئے خود تیار ہوں تاکہ ان کے روپیہ سے دوسری جگہ مشن کھولے جا سکیں۔

یادِ قادیان

(از مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی ربوہ)

سوچ میں بیٹھا تھا میں پھر کیف بن کر چھا گیا

اک ہیولیٰ بن کے میرے سامنے لہرا گیا

قلب کو مضطر بنایا روح کو تڑپا گیا

بے خودی سی چھا گئی اور قادیاں یاد آ گیا

قادیاں وہ مظہرِ دینِ خدائے کردگار

جس جگہ پیدا ہوا اسلامیوں کا شہریار

رات دن آیاتِ حق کا ذکر ہوتا تھا جہاں

موجزن تھا علمِ روحانی کا بحرِ بیکراں

جو تھا مخزن عالمِ اسرار کا وہ قادیاں

جس کے حق میں ذاتِ باری نے کہا "دارالاماں"

جو مسلمانانِ عالم کی امامت گاہ تھی

جو بشیر الدین اکبر کی خلافت گاہ تھی

یا الٰہی یہ دعا ہے اختر مہجور کی

پھر دکھا ہم کو تجلی قادیاں کے طور کی

میرے آقا کی تمنائیں ہوں پوری اے خدا

قادیاں کی اس کو تڑپاتی ہے دوری اے خدا

سالانہ اجتماع کے متعلق مشورہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ایک لمبے عرصہ سے ایک مخصوص طریق پر ہوتا ہے متواتر اور مسلسل ایک ہی طریق پر کام کرنے سے ایک وقت پر آ کر وہ جوش اور دلچسپی باقی نہیں رہتی جو ابتدا میں ہوتی ہے اس امر کی ضرورت ہے کہ پروگرام میں تبدیلی اور تنوع پیدا کیا جائے۔

لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ براہ کرم اس بارہ میں اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید فرمائیں۔ ان مشوروں میں اجتماع کا طریق تربیتی و تعلیمی پروگرام وغیرہ پر خاص طور پر رائے دی جائے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا امتحان

مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ جون کے شروع میں ان کا امتحان ہو گا۔ جس کے لئے رسالہ "ہمارا رسول" مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر مشتمل ہے۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے اس کی اصل قیمت ۴ھ ہے۔ لیکن امتحان کی غرض سے ۳ھ فی نسخہ کے حساب سے منگوایا جا سکتا ہے۔

مربی صاحبان اور قائدین و زعماء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ بچوں کو اس امتحان کی تیاری شروع کرا دیں اور کوشش فرما دیں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچے اس میں شریک ہوں مجالس کی طرف سے ۱۵ر مئی تک یہ اطلاع مل جانی چاہیئے کہ کتنے بچے اس میں شامل ہوں گے۔ تاکہ مطلوبہ تعداد میں پرچے بھجوائے جائیں۔

(مہتمم اطفال)

درخواستِ دعا

میرے بھائی نعیم الرحمٰن خالد پچھلے دنوں بعارضہ بخار بہت بیمار رہے ہیں گو اب بخار اتر گیا ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(احسان الرحمٰن۔ ربوہ)

تقریب شادی و دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۱۷ر اپریل سنہ ۶۱ء عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ملک عنایت اللہ صاحب ٹوپیکی وزیر آباد کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح ملک ناصر احمد صاحب ابن مکرم ملک نذیر احمد صاحب مرحوم کے ہمراہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں جماعت احمدیہ وزیر آباد کے احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر مکرم میاں غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وزیر آباد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۱۸ر اپریل کو ملک ناصر احمد صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت اور بعض دیگر معززین شریک ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

خاکسار ملک منظور احمد ملک الیکٹرک سٹور وزیر آباد

نوٹ: مکرم ملک منظور احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ (-/۵) روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

فارم ہائے اصل آمد مقررہ دنوں کے اندر پُر کر کے واپس کئے جائیں

بار بار مختلف اعلانات کے ذریعہ سے نیز دفتر کی خط و کتابت میں اس امر کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے لئے فارمہائے اصل آمد کا پُر کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ تو ان کے سالانہ حسابات مکمل ہو سکتے ہیں اور نہ ان کو بھیجے جا سکتے ہیں۔ بلکہ ان فارموں کا پُر نہ کرنے کا اثر یہاں تک بھی ہو سکتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیشن ۶۳ غیر معمولی مورخہ ۱۵ ۶ ۵۱ کے ماتحت ان کی وصایا اُن کو بقایا دار گردان کر منسوخ بھی ہو سکتی ہیں (اور اس وجہ سے وصایا منسوخ ہوتی بھی رہتی ہیں) اگرچہ ان موصیوں نے چندہ وصیت ادا کر دیا ہو۔ مگر باوجود متعدد اعلانات اور خط و کتابت میں اس بات کو واضح کرنے کے اکثر دوستوں نے ان فارموں کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور وہ متواتر کئی کئی سالوں سے التوا یہ التوا اور تاخیر پہ تاخیر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور انہیں اس امر کا مطلق احساس نہیں کہ وہ موصی ہو کر ایسی بے اعتنائی کا مرتکب ہو رہے ہیں جو ان کی وصیت کی منسوخی پر بھی منتج ہو سکتی ہے اس نتیجہ سے خبردار کرنے کے لئے اس سال یہ انتظام کیا گیا ہے کہ حصہ آمد کے جن موصی احباب نے دو سال یا دو سال سے زائد سالوں سے فارمہائے اصل آمد پُر نہیں کئے ان کو یہ فارم بذریعہ رجسٹری بھجوائے جا رہے ہیں تا کہ وہ بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں صدر انجمن احمدیہ کے اس قاعدہ کا علم نہ تھا اور اسی غرض کے پیش نظر اس اعلان کے ذریعہ بھی احباب کو ہوشیار کیا جاتا ہے اور یہ درخواست کی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنی وصیتوں کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اس مدت مقررہ کے اندر اندر ان فارموں کو پُر کر کے واپس کر دیں جو اس غرض کے لئے فارموں کے ساتھ مطبوعہ چٹھی میں مقرر کر دی گئی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بچہ عزیز زرتشت منیر احمد خاں گذشتہ بیس دنوں سے سخت بیمار چلا آ رہا ہے۔ عزیز نے اس سال سیکنڈ ایئر (ایف۔ اے) کا امتحان بھی دینا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی نمایاں کامیابی اور کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(والدہ زرتشت منیر احمد خاں۔ ربوہ)

(۲) مکرم چوہدری سیف اللہ صاحب نارتھ عقب ڈپو آجکل ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں (خضر حیات ربوہ)

(۳) مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد سعید صاحب (دیہاتی مبلغ) کے پاؤں کی رسولی کا اپریشن چنیوٹ میں ہوا ہے۔ درد کی تکلیف بہت ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا یابی عطا فرمائے

(سید انور گیلانی مینجر الاسلام پریس ربوہ)

(۴) میرے بھائی محمد اسماعیل صاحب فوقی سابق سٹیشن ماسٹر نارووال بوجہ فالج سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں (ظہور الحق بھیرہ)

اعلان نکاح

مکرم میاں مجید احمد صاحب اعجاز ولد میاں محمد اسماعیل صاحب اعجاز مرحوم کا نکاح محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مرزا نذیر حسین صاحب چغتائی تاجر مرہم عیسیٰ لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ مہر پر مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے مورخہ یکم مئی ۱۹۶۶ء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (محمد شریف سلطان پورہ لاہور)

دعائے مغفرت

مستری عبدالحق صاحب ولد ٹھیکیدار محمد بخش صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ لعل سنگھ ضلع گورداسپور مورخہ ۲۴ ۴ ۶۶ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی عمر قریباً ۵۵ سال تھی۔ مرحوم کی نرینہ اولاد نہیں ہے پیچھے دو بیوائیں چھوڑی ہیں۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں (محمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنج منظر تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

محترم چوہدری دولت خاں صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم عبدالرحیم صاحب عارف جھنگ صدر)

محترم چوہدری دولت خاں صاحب رضی اللہ عنہ مورخہ ۲۱ ۴ ۶۶ کو چک ۴۹۷ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے تھے۔ راجپوت قوم سے تعلق رکھتے تھے ۱۹۴۷ء میں اپنے آبائی گاؤں کاٹھگڑھ سے ہجرت کر کے تحصیل شورکوٹ میں آباد ہو گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے تھے۔ ہمیشہ جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ اور موجودہ جماعت چک ۴۹۷ کے سیکرٹری مال رہے۔ موصی بھی تھے۔ جماعت کے اس عہدہ کو نہایت کامیابی اور محنت کے ساتھ نبھایا۔ چندہ باقاعدہ ادا فرماتے اور دوسروں سے بھی وصول کر کے مرکز کو بروقت ارسال کرتے تبلیغ کا آپکو بہت جوش تھا ہر موقع تبلیغ کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے ہر بڑے چھوٹے کو پیغام حق پہنچاتے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے جو فضل آپ پر ہوئے۔ ہمیشہ ان کا ذکر کرتے اور سلسلہ کے کارکنوں کی خصوصیات بہت مہمان نوازی کرتے باوجود بوڑھے اور کمزور ہونے کے خود کھانا لا کر مہمانوں کے آگے پیش کرتے۔ آپ محکمہ جنگلات میں ملازم تھے اور اپنے فرائض نہایت محنت اور دیانت داری سے ادا کرتے۔ آپ کے افسر آپ سے بڑے خوش تھے اور بسا اوقات اپنے نجی کام بھی آپ کے سپرد کرتے۔ محکمہ کی طرف سے ۔۔۔ آپ کو پنشن ملتی تھی۔

آپ جب احمدی ہوئے تو آپ کا افسر ناراض ہو گیا۔ اور کہا دولت خاں اب میں دیکھوں گا کہ تمہیں کون ترقی دلاتا ہے آپ نے کہا اگر اللہ تعالیٰ ترقی دینا چاہے گا تو کوئی روک نہیں سکتا۔ جب موقع آیا اور آپ کے افسر کو بالا افسر کا حکم آیا کہ اپنے ماتحتوں کی ترقی کے لئے سفارش کرو۔ تو آپ کے افسر نے بجائے آپ کے دوسرے آدمی کی سفارش کر دی۔ لیکن جب بالا افسر کی طرف سے منظوری کے کاغذات آئے تو اس میں لکھا تھا کہ

"ترقی دولت خاں کو دی جاتی ہے"

آپ کا افسر حیران ہوا۔ جب دوبارہ لکھا گیا تو پھر بالا افسر کا حکم آیا کہ:

"ہمارے حکم کی تکمیل کرو۔ ترقی دولت خاں کو دی جاتی ہے"

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میرا افسر مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس امرتسر لے گیا۔ جب مولوی سے آپ کی گفتگو ہوئی تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ پتہ نہیں مرزا صاحب اپنے ماننے والوں کو کیا پڑھا دیتے ہیں۔ ہر سوال کا جواب ان کے پاس پہلے موجود ہوتا ہے۔

وفات سے پندرہ بیس دن پہلے بندہ نے ان سے چک ۴۹۷ میں ملاقات کی تو باوجود بیمار ہونے کے میرے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر فرماتے رہے۔

(۲)

مکرم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی بڑی دختر نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الدین احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر بروز جمعہ مورخہ ۱۵ اپریل کو بچی کی پیدائش کے بعد ۸ بجے شام کے قریب داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نومولودہ بچی کے علاوہ مرحومہ نے تین خوردسالہ بچیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں مرحومہ کی نعش حیدرآباد سے یادگیر لائی گئی اور بروز ہفتہ صبح ۹ بجے کے قریب مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین

مرحومہ کی عمر قریباً ۳۲ سال تھی نہایت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ اور سلسلہ کے کاموں میں حسب توفیق حصہ لیتی تھیں۔ عین جوانی میں ان کی بے وقت موت کی وجہ سے مرحومہ کے شوہر اور والدین کو اس المناک موت کا بے حد صدمہ پہنچا ہے

احباب جماعت مرحومہ کی خوردسالہ بچیوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر)

دعائے نجم البدل

عزیز ضیاء الدین کا بچہ ۲۷ ۴ ۶۶ کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب نجم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

(سراج دین کلاس والا)

مغربی پاکستان میں نئے میونسپل آرڈی نینس کا نفاذ

صوبائی حکومت نے قواعد و ضوابط کا اعلان کر دیا

لاہور ۲ مئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے امروزہ گزٹ میں باقاعدہ اعلان کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں نئے میونسپل آرڈی ننس کا اطلاق یکم مئی سے ہو گیا ہے۔ تاہم دفاقی دارالحکومت (کراچی) اور قبائلی علاقے اس صوبائی اعلان سے مستثنیٰ رہیں گے۔

صوبائی حکومت کے اس اعلان کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک ڈیڑھ ماہ بعد صوبہ کے مختلف چھوٹے بڑے شہروں میں ۸۸ ایسی نئی میونسپل کمیٹیاں معرض وجود میں آ جائیں گی جن میں سے چھ اول درجہ کی میونسپل کمیٹیوں ——— پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لائل پور۔ ملتان اور حیدر آباد ——— کی نگرانی صوبائی حکومت کرے گی۔ اور باقی ۸۲ درجہ دوم کی میونسپل کمیٹیوں کی نگرانی متعلقہ ڈویژنل کمشنرز کریں گے۔ ان کمیٹیوں کی حدود دہی رہیں گی جو پرانے میونسپل قانون کے تحت مقرر تھیں۔ صوبائی حکومت نے اس سلسلہ میں ایک اور سرکاری اعلان جاری کیا ہے جس کے مطابق یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کسی میونسپل کمیٹی کے ارکان کا سرکاری طور پر اعلان ہو گا۔ تو کنٹرولنگ اتھارٹی فوراً ہی میونسپل کمیٹی کا کام شروع کرنے کی تاریخ کا اعلان کر دے گی۔ یہ تاریخ میونسپل کونسلروں کے ناموں کے اعلان کے ایک ماہ کے اندر مقرر ہونی چاہیئے۔ کنٹرولنگ اتھارٹی کمیٹی کے پہلے اجلاس کے لئے تمام ارکان کو تین دن کا نوٹس دے گی۔ اس اجلاس میں سب سے پہلے نامزد چیئرمین اور دوسرے تمام ارکان اپنے عہدوں کا حلف اٹھائیں گے۔

ایک اور سرکاری گزٹ میں ان میونسپل کمیٹیوں کی ہیئت ترکیبی کے بارے میں قواعد کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان قواعد کے مطابق اگر کسی میونسپل کمیٹی کے منتخب ارکان کی تعداد دس سے زیادہ نہیں ہو گی۔ تو اس کمیٹی کے سرکاری اور نامزد ارکان کی تعداد منتخب ارکان کی تعداد کے برابر ہو گی۔

اس اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کسی میونسپل کمیٹی کے منتخب ارکان کی تعداد دس سے زیادہ ہو گی۔ تو اس میں سرکاری و نامزد ارکان کی تعداد منتخب ارکان کی تعداد کے نصف سے کم نہیں ہو گی اور نہ ہی کسی صورت منتخب ارکان کی تعداد سے زیادہ ہو سکے گی۔ اس اعلان کے مطابق کسی میونسپل کمیٹی کے منتخب، نامزد اور سرکاری ارکان کی کل تعداد ۵۴ سے زیادہ نہیں ہو گی۔ اور کسی میونسپل کمیٹی میں سرکاری ارکان کی تعداد نامزد ارکان سے زیادہ نہیں ہو گی۔

صوبائی حکومت کے ایک اور اعلان کے ذریعے یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب تک صوبہ میں میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈی ننس کے تحت نئی میونسپل کمیٹیاں معرض وجود میں نہیں آتیں۔ اس وقت تک ان کمیٹیوں کے انتظام کی ذمہ داری انہی افراد پر عاید ہو گی جو آج کل اس فرض کو سرانجام دے رہے ہیں۔

حکومت کے ایک اور اعلان میں یہ بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں کو نئی میونسپلیٹیوں کی حدود کے بارے میں کوئی اعتراض ہو وہ ایک ماہ کے اندر متعلقہ کنٹرولنگ اتھارٹی کو اپنے اعتراض سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

تربیتی مضامین کے متعلق

دارالامان سے ایک خط

جناب ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحاب احمد تحریر فرماتے ہیں

"تربیتی مضامین تحفۃً ایک جلد ملی۔ آپ جیسے نوجوانوں کی خدمات پر مجھے بہت رشک آتا ہے کاش مجھ میں بھی زور قلم ہوا اور صحت ہو اور نیک نیتی ہو...... میں مزید بھجوانے کے لئے، انشاء اللہ کوشش کروں گا......"

ضخامت ۳۱۲ صفحات۔ قیمت دو روپے بارہ آنے۔

اتالیق پبلشرز ربوہ

ایک ضروری تصحیح

مورخہ ۲۰ اپریل کے الفضل (خطبہ نمبر) میں ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ ٹیکنی دشعبہ حیوانات) ربوہ کے "اکسیر پٹھا" کے اشتہار بعنوان "جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے" میں محصول ڈاک اور پیکنگ کے خرچ کتابت کی غلطی سے ۲/۲ لکھا گیا ہے۔ صحیح عبارت یوں ہے۔

نوٹ محصول ڈاک و پیکنگ کا خرچ ایک روپیہ دو آنہ ہی پڑتا ہے۔ خواہ ایک پیکٹ منگوایا جائے یا پورا درجن۔

اوقاتِ روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون دفتر لاہور، جنرل بکنگ آفس سرگودھا، دفتر اے گروپ سرگودھا، دفتر بی گروپ سرگودھا، جنرل منیجر اے گروپ سرگودھا
۴۴۴۹ ۲۴۳۸ ۲۴۶۸ ۲۳۹۳ ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارہویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸-۴۵	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵ ½	۷-۱۵	۸ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								

برائے چنیوٹ

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا۔ گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

لاہور سے دو بجے بعد دوپہر سروس چنیوٹ تک ہے۔

درخواستِ ہائے دعا

(۱) مکرم ملک خلیل احمد صاحب ۱۰ ختر سابق مبلغ غانا کچھ عرصہ سے بعارضہ بواسیر بیمار ہیں اب آپ علاج کی غرض سے لاہور جا رہے ہیں۔ احباب سے شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نظام الدین ربوہ)

(۲) میرے بھائی عبد السمیع خان بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ نیز ان کی صحت بھی خراب رہتی ہے۔ صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد اصغر ربوہ)

(۳) شمیم اختر صاحبہ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مامون احمد
سٹوڈنٹ ایف ایس سی ربوہ

نیا آئین عدلیہ کی آزادی کا ضامن ہوگا

پاکستان کے سبکدوش ہونے والے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر کا اعلان

لاہور ۳ مئی مسٹر جسٹس محمد منیر کل اپنے منصب سے سبکدوشی کی تقریب میں اس یقین کا اظہار کیا کہ وہ دن دور نہیں جب یہاں آئین نافذ ہوگا اور اس میں قطعی کوئی شبہ نہیں ہے کہ آئین کی رو سے عدلیہ کی آزادی اور اہمیت کا مناسب تحفظ کیا جائے گا۔ آپ نے کہا مجھے توقع ہے کہ سپریم کورٹ کو لاہور سے منتقل نہیں کیا جائے گا۔

سپریم کورٹ میں کل قبل دوپہر ایک پروقار تقریب کے دوران میں چیف جسٹس محمد منیر اپنے فرائض جلیلہ سے سبکدوش ہوگئے تفویضِ اختیارات کے اس اجتماع میں ان کے جانشین مسٹر جسٹس شہاب الدین کے علاوہ اٹارنی جنرل آف پاکستان اور بار ایسوسی ایشن کی جانب سے مسٹر محمد منیر کی خدمات کا پرخلوص اور پرجوش انداز میں اعتراف کیا گیا۔ مسٹر محمود علی قصوری نے پاکستان بار ایسوسی ایشن کے نمائندہ کی حیثیت سے سابق چیف جسٹس کے عدالتی کارناموں ۔ نکتہ شناسی ۔ اعلیٰ دماغی آزادی ضمیر اور دقیقہ رسی کی تعریف کی۔

مسٹر محمد منیر نے کہا۔ چند ساعتوں کے بعد میں ان ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاؤں گا جو چیف جسٹس آف پاکستان کی حیثیت سے چھ برس سے مجھ پر عاید تھیں۔ اب میں عام شہری کی سی زندگی شروع کر رہا ہوں اس لئے گراں بار فرائض سے اپنے آپ کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہوں۔ مجھے انتہائی اطمینان اور مسرت ہے کہ میں اپنے منصب کو اس حالت میں اپنے جانشین کے سپرد کر رہا ہوں کہ اس کے وقار کو میں نے اپنے عرصہ ملازمت میں قائم رکھا ہے۔ اور مجھے اعتماد ہے کہ سپریم کورٹ مستقبل میں بھی اپنی بلند روایات کو برقرار رکھے گی اور قانونی مسائل میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مجھے اپنے جانشین کی ذہانت اور معاملہ فہمی پر پورا بھروسہ ہے۔ اور میں اس جذبہ سے بھی سرشار ہوں کہ ججوں اور قانون دان طبقہ کی نیک خواہشات میرے ساتھ ہیں۔ اس احساس سے میرا سر اور بھی اونچا ہو جاتا ہے کہ عوام کا اعتماد عدلیہ کو حاصل ہے اور جب بھی نازک مراحل آئے ہیں عدلیہ نے اپنے ضمیر کی آزادی پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کیا۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں! (مینجر)

درخواستِ دعا

محترم عزیزم احمد صاحب طاہر بی اے کا فائنل امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(محمد احمد خالد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴